ضلعی ہسپتال ڈھوک نیلاں میں 24 گھنٹے ایمرجنسی کی سہولت شروع

ڈاکٹروں کی کمی اور ادویات کی قلت کے شکار علاقے کے مریضوں کو بڑا ریلیف، روزانہ 300 سے زائد افراد مستفید ہوں گے

رپورٹ: عارفہ نسیم بھٹی

ڈھوک نیلاں (نمائندہ خصوصی) 5 اگست: ڈھوک نیلاں اور گرد و نواح کے دیہات کے لاکھوں مکین برسوں سے ایک ایسے ہسپتال کا خواب دیکھ رہے تھے جہاں رات کے کسی بھی پہر کسی حادثے یا ایمرجنسی کی صورت میں انہیں دربدر نہ ہونا پڑے۔ جمعرات کے روز ضلعی ہسپتال ڈھوک نیلاں میں 24 گھنٹے ایمرجنسی سروس کا باقاعدہ آغاز ہوا تو یہ خواب حقیقت کا روپ دھارتا نظر آیا۔ ہسپتال کے ایمرجنسی وارڈ میں 12 بستروں، 2 ایمبولینسوں اور ایک جدید ٹراما کٹ کا انتظام کیا گیا ہے، جبکہ ڈیوٹی پر 3 ڈاکٹروں اور 9 پیرامیڈیکل عملے کو تعینات کیا گیا ہے۔

ڈپٹی کمشنر ڈھوک نیلاں مسز فرحانہ یاسمین قریشی نے فیتہ کاٹ کر ایمرجنسی کا افتتاح کیا۔ اس موقع پر ایس پی ڈھوک نیلاں، ضلع کونسل کے چیئرمین حاجی نذیر احمد کھوکھر، تحصیل ناظم ڈھوک نیلاں اور مقامی معززین بھی موجود تھے۔ ڈپٹی کمشنر نے کہا کہ ’’ہم نے کوشش کی ہے کہ ایمرجنسی وارڈ صرف عمارت نہ رہے بلکہ ایک ایسا نظام بنے جہاں مریض کو پہنچتے ہی فوری توجہ ملے، کیونکہ گولڈن آور ضائع ہو جائے تو بعد میں پچھتاوے کے سوا کچھ ہاتھ نہیں آتا۔‘‘

ایم ایس ڈاکٹر شازیہ منظور نے بتایا کہ ایمرجنسی میں آنے والے ہر مریض کا مفت علاج کیا جائے گا اور ادویات کے لیے ہسپتال کی فارمیسی میں ایک الگ کاؤنٹر بنایا گیا ہے۔ ان کے مطابق ابتدائی 48 گھنٹوں میں 214 مریض ایمرجنسی سے رجوع کر چکے ہیں، جن میں زیادہ تر کیس سڑک حادثات، زچگی کی پیچیدگیوں اور شدید بخار کے تھے۔ ’’ہمارے پاس خون کے عطیات کے لیے ایک رضاکار گروپ بھی رجسٹر کیا گیا ہے تاکہ ضرورت پڑنے پر فوری مدد مل سکے۔‘‘

تاہم ہسپتال کے کچھ ملازمین نے شکوہ کیا کہ ایمرجنسی کے لیے اضافی عملہ تو بھرتی کیا گیا، مگر پرانے عملے کی تنخواہوں میں کئی ماہ سے اضافہ نہیں ہوا۔ ایک نرس نے نام ظاہر نہ کرنے کی شرط پر کہا کہ ’’کام بڑھ گیا ہے، مگر ہماری محنت کا کوئی ذکر نہیں۔‘‘ اس پر ڈپٹی کمشنر نے یقین دہانی کرائی کہ ان مسائل کو متعلقہ فورم پر اٹھایا جائے گا۔

(صفحہ ۱۴، کالم ۶ میں ملاحظہ کریں)

(صفحۂ اوّل کی خبر کا تسلسل)

ہسپتال کے ایمرجنسی وارڈ میں ٹراما کٹ کے ساتھ ساتھ زہریلے کاٹے کے لیے اینٹی وینم کا ذخیرہ بھی رکھا گیا ہے، جو اس علاقے کی ایک بڑی ضرورت ہے۔ ڈاکٹر شازیہ منظور نے بتایا کہ ’’ہم نے کوشش کی ہے کہ ایمرجنسی وارڈ صرف عمارت نہ رہے بلکہ ایک ایسا نظام بنے جہاں مریض کو پہنچتے ہی فوری توجہ ملے، کیونکہ گولڈن آور ضائع ہو جائے تو بعد میں پچھتاوے کے سوا کچھ ہاتھ نہیں آتا۔‘‘

ڈپٹی کمشنر نے کہ